بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۷/۷۲ | بدھ ۲ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش، ۱۶ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴۰

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ تبلیغ فروری: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ پیٹ میں بھی تکلیف ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و رحمت سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے معمور طویل بابرکت زندگی سے نوازے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے

## وہی تمام فیوض کا مبدء اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے!

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے۔ اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا۔ اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کرکے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶)

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۰)

"خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی۔ اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیروزبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی وجود ایسا نہیں ہے کہ جو فی حدّ ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۱ حاشیہ)

● میرے والد محترم قریشی عبداللطیف صاحب اوکاڑہ کا بندش پیشاب کو تکلیف کے باعث دوبارہ اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ۱۶ جنوری کو ہوا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر شفقت دعاؤں سے خدا کے فضل سے کامیاب رہا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کرے اور اپریشن کے بعد پیدا ہونیوالی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

(قریشی حنیف احمد ۱۵ مصطفےٰ پارک اوکاڑہ)

### تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے جملہ امراء حضرات، مربیان کرام اور قائدین سے عرض ہے کہ ہر مجلس سے ایک نمائندہ بھجوائیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

### جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۵ فروری بعد از نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا جائے گا۔ احباب و خواتین سے شرکت کی استدعا ہے۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

### تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے زیر انتظام امسال جو طالبات میٹرک کا امتحان دیکر فارغ ہونگی ان کے لیے تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جملہ صدریں اس طرف توجہ دیں اور ابھی سے اپنی لجنہ سے نمائندہ طالبات کو تیار کریں۔ نیز کلاس کے کامیابی کے لیے دعا بھی شروع کردیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ر جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۱۶ر تبلیغ ۱۳۶۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دین اور دُنیا کو تباہ کرنیوالی خطرناک بُرائی

فضول خرچی ایک ایسی بُرائی ہے جو انسان کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہے۔ فضول خرچی اس کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی حیثیت اور موقع کی ضرورت سے زیادہ خرچ کرے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کی حیثیت ایسی ہو کہ وہ زیادہ خرچ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو لیکن اگر وہ خرچ موقع اور محل کی اصل ضرورت سے زیادہ ہو تو بھی ایسا خرچ اسراف ہی شمار ہوگا۔

انسان ضرورت سے زیادہ خرچ محض فخر، نمود و نمائش، ریا اور شہرت طلبی کی خاطر کرتا ہے اور یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو انسان کی دینداری کو ختم کرکے رکھ دیتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کے نیک اعمال حبط ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اُدھر جب انسان کو ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کی لت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ بات بات پر دولت کو لٹانا شروع کر دیتا ہے اور بالآخر قلاش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح دین اور دنیا دونوں تباہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

اسلام سے پہلے عربوں میں فضول خرچی وبا کی صورت میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہرچند کہ ان کی فیاضی ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی لیکن اس فیاضی کے پیچھے اسراف کا جذبہ کارفرما تھا۔ وہ فیاضی کے نام پر بے دریغ خرچ کرتے چلے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ لوٹ مار کے ذریعہ مال حاصل کرکے فیاضی کا مظاہرہ کرنے اور دوسروں پر اپنی فیاضی کا سکہ بٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ بسا اوقات دو آدمیوں میں مقابلہ ہو جاتا کہ کون اپنے اونٹ زیادہ ذبح کرکے دوسروں کو کھلاتا ہے۔ دونوں بلا ضرورت اونٹ ذبح کرتے چلے جاتے یہاں تک کہ ایک کے اونٹ ختم ہو جاتے۔ وہ ہار جاتا اور سمجھتا کہ گویا اس کی ناک کٹ گئی۔ دوسرا فخر سے پھولے نہ سماتا اور سمجھتا کہ معاشرہ میں اس کی ناک اونچی ہو گئی ہے۔ بلاوجہ اور بلا ضرورت مال کے ضیاع کی وجہ سے قلاش دونوں ہی ہو جاتے۔ ایسے مقابلوں کو وہ **مفاخرہ** کہتے تھے۔

اسلام نے آکر اسراف اور فضول خرچی کی اس لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ اس نے سب کے حقوق مقرر کرکے انہیں ادا کرنے کی تلقین کی اور بے جا دولت لٹانے سے سختی سے منع کیا اور خبردار کیا کہ جو لوگ اسراف سے کام لیتے ہیں اور فضول خرچیوں میں فخر و مباہات کی خاطر اپنا مال لٹاتے ہیں وہ خدا سے اپنا تعلق توڑ کر شیطان سے اپنا رشتہ جوڑتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآنی ہدایت نازل فرمائی:۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیات ۲۷-۲۸)

ترجمہ:۔ یعنی رشتہ دار اور غریب اور مسافر (مراد ہر ایک) کو اس کا حق پہنچاتے رہو اور (دولت کو) بے جا مت اڑاؤ (کیونکہ دولت کے) بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عرب جو پہلے فضول خرچی اور اسراف میں حد سے بڑھے ہوئے تھے اسلام قبول کرنے کے بعد فضول خرچی کی لعنت سے ایسے پاک ہوئے کہ اس کا کہیں نام و نشان نہ رہا۔ اس کی جگہ حقیقی فیاضی نے لے لی۔ یعنی بخل اور اسراف کی درمیانی حالت پر ان کا اتفاق آگیا اور اس میں اعتدال کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ مومن نہ بخل سے کام لیں اور نہ اسراف کے قریب جائیں بلکہ ان کے خرچ کا انداز افراط و تفریط کے درمیان وسطی نوعیت کا حامل ہو۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ:۔

لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۳۰)

یعنی تم نہ تو (بخل سے) اپنے ہاتھ کو اتنا سکیڑو کہ گویا وہ گردن میں بندھا ہوا ہے اور نہ (اسراف میں پڑ کر) بالکل اسے پھیلا ہی دو۔ (اگر ایسا کرو گے) تو تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کریں گے اور تم تہی دست بھی ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے انفاق میں اعتدال کی حامل تعلیم پر عمل کرنے والے مسلمانوں کے اس معتدل و متوازن طرز عمل کو ان کا ایک خاص وصف قرار دیا اور ان کے اس امتیازی وصف کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ (الفرقان آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ یعنی وہ (اللہ کے بندے) ایسے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اس امتیازی وصف کو ہمیشہ برقرار رکھیں اور ایسا طرز عمل کبھی اختیار نہ کریں کہ وہ بخل یا اسراف میں مبتلا ہو کر شیطان کے بھائی بند بن بیٹھیں اور اس طرح خدا سے اپنا تعلق منقطع کر لیں۔ چنانچہ اس نے انہیں حکم دیا ہے کہ:۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور کھاؤ اور پیو پر فضول خرچی نہ کرو اور یاد رکھو اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ فضول خرچی ایسی خطرناک بُرائی ہے کہ فضول خرچی کرنے والے کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہے۔ ایسا شخص خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ کر شیطان کے بھائی بندوں میں جا شامل ہوتا ہے۔ فی زمانہ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ اس خطرناک بُرائی کی مضرت کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ اور بیاہ شادیوں کے موقعہ پر اور اسی طرح دوسری چھوٹی چھوٹی تقریبات پر محض نام و نمود کی خاطر بے دریغ روپیہ لٹا کر مکروہات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ اس کی مضرت اور ہولناک انجام سے بے خبر اور ناآشنا ہوتے ہیں۔ اور اگر آشنا ہوں بھی تو وہ اس کی قطعاً کوئی پروا نہیں کرتے۔ اس روش پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے علامہ سید سلیمان ندوی نے مسلمانوں کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے:۔

"آج بھی جو لوگ شادی بیاہ اور خوشی و غم کی تقریبوں میں اس قسم کی فضول خرچیوں کے مرتکب ہوتے ہیں وہ قرآن کی اصطلاح میں شیطان کے بھائی کہلائیں گے!"

(سیرت النبیؐ جلد ششم صفحہ ۲۴۷، عام کتابی تقطیع پر پہلا ایڈیشن شائع کردہ ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور)

---

## جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

"جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ فروری بروز اتوار۔ سوموار اور منگل جامعہ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ بہت سی دلچسپ کھیلیں مثلاً روک دوڑ اور میوزک ریس بھی پروگرام میں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں"

(منتظم اشاعت سالانہ گیمز جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۸۲ء

# قرآن کریم ۔ ایک مکمل ضابطۂ حیات

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی

میں مرکز میں آنے والی اپنی تمام قابل احترام معزز بہنوں کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے اور ان کی خدمت میں خلوصِ دل سے سلام و رحمت کے نذرانے پیش کرتے ہوئے اپنے عنوان "قرآن کریم اک مکمل ضابطہ حیات ہے" کے ساتھ حاضر ہوئی ہوں۔ اور میں اس دعا کے ساتھ حاضر ہوئی ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے جلسہ سالانہ پر آنے کے تمام تر سفر کو جو محض اور محض خدا تعالےٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہے۔ اور اس کے رسولوں کے قرب سے برکات و فیوض اور تجدید ایمان کے حصول کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں معنوں میں آپ کے لئے باعث صد برکات و رحمت اور شیریں ثمرات کا حامل بنائے آمین۔

اب میں اپنے موضوع کی طرف آتی ہوں۔

میری محترم بہنو! ۔ یہ موضوع بظاہر بہت آسان اور مختصر نظر آتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ اک نہایت وسیع ترین موضوع ہے۔ اس پر گھنٹوں کچھ کہا جائے تو بھی اس موضوع کے حق کا ادا ہونا مشکل ہے اور اس طرح یہ عنوان بھی تشنہ رہ جاتا ہے۔

میں اس وقت مختصر الفاظ میں محدود لمحات کے دوران اک معمولی سا خاکہ ہی پیش کروں گی اور خاکہ بھی اک ادھورا خاکہ ہی ہو سکتا ہے۔

اس ربع سکوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں جب خدا تعالےٰ کی سسکتی ہوئی مخلوق ہاں! فسق و فجور میں پھنسی ہوئی اور خوفناک گناہوں سے لتھڑی ہوئی مخلوق کی بزبان حال چیخ و پکار نے عرش کو ہلایا۔ تو ارحم الراحمین خدا متوجہ برحمت ہوا اور خدا تعالےٰ نے اپنے عظیم الشان احسان اور انعام سے نوازتے ہوئے اپنے حبیب نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعٰلمین بنا کر بھیجا۔

آپ سے قبل کے انبیاء علیہم السلام تو اپنی اپنی قوم کی اصلاح و بہبود کے لئے مبعوث ہوئے اور اپنے ساتھ صحیفے اور نوشتے لائے۔ سوائے صحف ابراہیم و موسیٰ کے باقی چار کتابیں معروف ہیں:۔ یعنی زبور، تورات، انجیل اور قرآن کریم۔ پہلی تینوں کتب کے علمبردار ان کتب کی حفاظت نہ کر سکے بلکہ ان میں تحریف کی گئی۔

نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اور آپ کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمتِ یکساں تھا۔ کیونکہ آپ ساری دنیا کے لئے بلا طور پر بلا امتیاز اپنا و غیر۔ ہادی و رہبر تھے۔

اب ظاہر تھا کہ اتنی بڑی کائنات کے لئے اور اس کی راہنمائی کے لئے اس ہادی کے پاس اسی نوعیت کے اصول و قوانین کی مکمل و اکمل کتاب ہاتھ میں ہوتی۔ جس میں معاشرتی اصول، اخلاقی اصول، سیاسی اصول و قوانین و ضوابط اس پایہ کے ہوتے جن کا تعلق انسانی زندگی سے بڑا گہرا ہوتا۔ بالفاظ دگر ہم! یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم ایسی نعمت غیر مترقبہ حیاتِ انسانی کے لئے اک اساس اور دستور کام کرنے والی مقدس کتاب کی عالمگیر ضرورت تھی جو نبی اکرم۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانیت کے عین بلوغ کے موقعہ پر۔ اور ایک خاص بین الاقوامی دور کے سر پر ہوئی۔ اور یہ وہ دور تھا جس کے لئے ایسی اہم اور مقدس جامع کتاب کی اشد ضرورت تھی جو پوری انسانیت کے لئے زندگی کا لائحہ عمل پیش کرے۔ تاکہ خود اس کی مخلوق صحیح معنوں میں اس سے راہنمائی حاصل کر کے خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کو پالے۔

میری محترم بہنو! اور میری عزیزو! دونو، لفظوں میں اس مقدس قرآن کریم کی اجمالی تعریف یہ ہے۔ کہ یہ کتاب خدائے واحد کی پرستش پر زور دیتی ہے ایک سے زیادہ معبودوں کی نفی کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ ہر قسم کے روحانی امراض کا علاج اس مقدس کتاب کی اتباع میں ہے۔

قرآن کریم سچے اور حقیقی اسلام پر روشن دلیل ہے۔ اور ہادیٔ انسانیت ہے۔ لاریب! یہ کتاب شریعت و حکمت ہے۔ کتاب عبودیت ہے اور دعا و ذکر و فکر کا مجموعہ ہے۔

میری محترم! یہ مقدس صحیفہ۔ نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے نازل ہوا کہ یہ انسانی زندگی کا دستور العمل بنایا جائے اور دنیائے انسانیت اپنی منازل خود اپنے کردار و افعال سے متعین کرے اور اس مقدس کتاب کے احکام پر چل کر اس کے تحت ہی دنیا کے تمام امور کی گاڑی چلے۔

اس اکمل کتاب "مکمل ضابطہ حیات" کے نزول کو چودہ سو سال گذر چکے اور اس کے نزول کی غرض و غایت یہ تھی کہ تمام بنی نوع انسان اس مقدس صحیفہ پر غور و تدبر کریں اور اس کے ہر حکم پر عمل کریں

اس صحیفہ کی دعوت پوری دنیا کے لئے پوری انسانیت کے لئے یکساں ہے اور یہ ذریعہ نجات و ہدائیت ہے۔ مگر! ایک کڑی شرط کے ساتھ وہ شرط کیا ہے؟ وہ شرط یہی ہے کہ کوئی سچے دل سے اس کتاب کے حرف حرف کو پڑھے اور اس پر غور و فکر کرے اور پھر اس پر کما حقہٗ عمل کرے۔

کیونکہ قرآن کریم کی بنیادی تعلیم میں یہ واضح ہدایت ہے کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک جامع ضابطہ ہے۔ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ اس کے گہرے مطالب اور مدعا پر غور کیا جائے

اس کے اصول و احکام کو عملاً اپنایا جائے۔ اس کے قوانین کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنی چاہئے اور اسے باطل نظریات سے بچایا جائے۔

پھر یہ کہ! اس کی آیات پر اسوۂ نبوت و سنت اور آپ کے طور و طریق کو اپنایا جائے اور اس کے مطابق نظام زندگی کو چلا کر ساری دنیا کو فلاح دارین اور امن و انصاف کا راستہ دکھایا جائے۔ دائمی عدل و انصاف کا حکم محبت و احسان، عقل و شعور کی نگاہ داری خواہشات و مفاد کی قربانیاں اللہ تعالےٰ کی راہ میں انفاق و ایثار حلال و حرام کی حد بندیاں صبر و عفو کا مسلک یہ تمام کے تمام وہ احکام ہیں جن پر پوری انسانیت کا عمل درآمد لازمی ہے اور یہ دراصل شرف انسانیت ہے۔

میری محترم بہنو! باوجود ان عام باتوں کے قرآنی تعلیم انسان کو دنیوی زندگی سے اور جسمانی ضروریات سے انسان کو بے تعلق نہیں کرتی بلکہ قرآنی تعلیم کو کائنات کی قوتوں سے کام لینے۔ دنیوی زندگی کو سنوارنے اور جسمانی ضروریات کو باحسن طریق پر پورا کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

قرآن۔ اوہام پرستی سے بچاتا اور عقل و شعور کو کام لانے کی تاکید فرماتا ہے وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ حسین اور منظم کائنات کے کنٹرول کے لئے مختلف خداؤں کی موجودگی محض تمسخر ہے۔ یہ مختلف خداؤں معبودوں کے ہاتھ میں چل ہی نہیں سکتی۔ صرف اور صرف ایک ہی معبود اور ایک ہی خدائے واحد ہے جس کے قبضۂ قدرت میں یہ تمام تر باگ ڈور ہے۔

قرآنی تعلیم نے اور اس پر تدبر و تفکر نے ہمیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اس کے خلفاء پر ایمان و یقین کا راستہ بتایا۔ ہمارا یقین اسی پر ہی صرف مضبوط نہ ہوا کہ وہ تمام خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کے فرستادہ اور رسول ہیں اور وہ جو صحیفے و نوشتہ لائے ہیں وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ایمان کی حلاوت بھی قرآن کریم کی برکت کاملہ سے پیدا ہوئی یہ پیغامبر خود اپنی ذات میں بھی اپنی وعاؤں کا مجسمہ و نمونہ ہیں۔

نبی اکرم کی لائی ہوئی کتاب قرآن کریم بلاشبہ ایک مکمل نظامِ حیات اور ضابطۂ حیات ہے آپ نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت اور اس کے ایک ایک شوشہ سے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ ایک ہدایت یافتہ انسان اور ہدایت یافتہ کی تشکیل کسطرح قرآن کریم کی تعلیمی روشنی میں ہونی چاہیئے آپ کی لائی ہوئی کتاب جامع اور مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ تحریف ہونے کے خطرات سے محفوظ کر دی گئی۔

میری محترم و عزیزو! قرآن کریم ان معنوں میں ہماری مذہبی کتاب نہیں جن معنوں میں انیار کی کتب ہیں یعنی عیسائی، ہندو اور یہودی وغیرہ یا پھر دوسرے مذہبی گروہوں نے اپنے مذہب کی اصطلاح کے لئے استعمال کیا ہے۔ بلکہ ہماری یہ کتاب قرآن کریم ایک مکمل اور خوبصورت دین کو پیش کرتی ہے۔ یہ زندگی کی ہدایت ہے اس میں ایک نظامِ تہذیب کا مکمل خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور پھر اس نظام کو چلانے کے لئے اور قائم رکھنے کے لئے اک حکومتی نقشہ بتایا گیا ہے اور اس کی طرف پورے طور پر راہنمائی کی گئی ہے۔ کہ کس طرح پر اس نظام کو جماعتی تنظیم کے تحت چلایا جائے۔ اور کس طرح اس حکومت کو استوار رکھا جائے۔ نہ صرف یہی بلکہ اس سے بڑھ کر یہاں تک اس اکمل کتاب میں راہنمائی کی گئی ہے کہ حکومتی استواری کے لئے جماعتی تنظیم کے معیار تک کی تشریح کر کے اسے پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کتاب کا موضوع ہم بنی نوع انسان ہیں اس لئے یہ کتاب انسانی زندگی کے ہر پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے اس پر بحث کرتی ہے۔

یہ کتاب ایک طرح کا اجتماعی نظام ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ عدل اجتماعی فارمولا ہے جو سب کے لئے برابر ہے پھر اس میں بنیادی صداقتیں ہیں۔ جن پر تمام کائنات کا دارو مدار ہے اور وہ اس پر چل رہی ہے۔ جس کے تحت زندگی کا ظہور اور اس کی نشو و نما ہوئی۔

پھر! وہ تاریخی اصول و ضوابط ہیں جن کے تحت قوموں کو عروج و زوال حاصل ہوتا ہے اس کے علاوہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اخلاقی ضابطے ہیں۔ جن سے فرد اور معاشرہ کی زندگی سنورتی ہے۔

اور میری عزیزو! علاوہ ازیں پھر! وہ ضابطے بھی ہیں جو ان کی زندگی کو کائنات کی حقیقتوں سے روشناس کروا کر اسے ہم آہنگ کر کے اسے خدا تعالےٰ کی رضا و خوشنودی کا سزاوار قرار دیتے ہیں۔ یہ حق و باطل، خیر و شر اور اچھے برے کے درمیان تمیز قائم کرنے والی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب ہے۔ لاریب! یہی منفرد مقدس کتاب ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس نے خود اپنے آپ کو الفرقان کے نام سے موسوم کیا۔ جیسے فرمایا:۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ (سورۃ فرقان)

میری عزیزو! قرآن کریم کی جامع منفرد تعلیم انسان کو اس کی زندگی سے بیزار اور مفلوج نہیں کرتی اسے دوسرے مذاہب کی طرح تارک الدنیا ہونے کا پرچار نہیں کرتی وہ انسان کو عین فطرت کے مطابق بناتی ہے کہ اس کی زندگی بے مقصد نہیں۔ قرآن کریم کی رو سے انسانی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ ہم میں جو بھی ہماری صلاحیتیں کارفرما ہوں ہم انہیں بروئے کار لائیں۔ ہم ان سے بنی نوع انسان کو مستفید کریں۔ اپنے قول اپنے فعل سے اپنے حسن کردار سے۔

پھر! قرآنی تعلیم کہتی ہے کہ بلا امتیاز تمام انسانیت کو قرآنی نظام عدل و احسان کے خنک سایہ میں رکھا جائے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا اور اسے دعاؤں کی کرامت قبولیت سے نوازتے ہوئے شرف انسانیت بخشا۔

میری محترم! غور فرمائیے یہ ہماری مقدس کتاب کس قدر جامع ضابطۂ حیات ہے جس نے نہ صرف انسان کی روحانی زندگی کی استواری کے لئے ہر روشن پہلو کو اجاگر کر کے رکھ دیا بلکہ اس کی دنیاوی زندگی کی بھلائی کے لئے بھی ہر پہلو پہ ہر قوم پر راہنمائی کی۔

جس نے نہ صرف انسان کی روحانی زندگی کی استواری کے لئے ہر روشن پہلو کو اجاگر کر کے رکھ دیا بلکہ اس کی دنیاوی زندگی کی بھلائی کے لئے بھی ہر پہلو پہ ہر قوم پر راہنمائی کی۔

پھر عابد اور معبود کے درمیان اس تعلق کو مضبوط ترین بنانے کے لئے اور خالصتاً بندے کی بھلائی کے لئے خدا تعالیٰ نے بندے پر واضح کیا کہ اس کی پیدائش کی غرض و غایت کیا ہے؟ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا اس کی عبادت کرنا اور یہ واضح کر دیا کہ خدا تعالیٰ کو نہ ذاتہٖ اس کی پرستش کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی حمد و ثنا کے تمام زمین و آسمان اسی کے ترانے گا رہے ہیں۔ مگر انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کے کلام اور اس کے احکام پر عمل کرے اور وہ بنی نوع انسان کے لئے عین خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق باعث تسکین بن کر اخروی زندگی کو بے مثل بنائے۔

قرآنی متصور عبادت محدود طریق کار نہیں۔ اسلامی عبادت کا طریق کار وسیع معنوں میں ہے۔ یہ دوسرے مذاہب اور دوسرے ادیان سے قطعی مختلف اور لامحدود ہے۔ دوسرے طریق عبادت تو صرف پوجا پاٹ تک محدود ہو کر رہ جاتے ہیں اسلام کا طریق عبادت پوری زندگی پر محیط ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے عین حکم کے مطابق ہو تو وہ سب عبادت کی تعریف میں آجاتا ہے۔

اسلامی حدود میں رہ کر بال بچوں کے نفقہ کا انتظام ازدواجی تعلقات کی استواری امارت و قیادت پہ فائز ہونا۔ میدان جنگ میں دفاعی جنگ لڑنا، کرسئ عدالت پر حق کے مطابق فیصلے کرنا۔ صدق و دیانت کے ساتھ تجارتی لین دین یہ سب کے سب عبادت کے وسیع معنوں میں آتے ہیں۔

زندگی کا ہر فعل خواہ فرد سے تعلق رکھتا ہو یا خاندان سے یا معاشرے سے اگر وہ تمام قرآنی احکام کے تحت ہے تو وہ عبادت کی تعریف میں شامل ہے۔

اب غور کیجئے! کیا اس مقدس کتاب کے علاوہ کسی اور مذہبی کتاب نے اس قدر وسیع معنوں میں بنی نوع انسان کو عبادت کی تلقین کی ہے یا بنی نوع انسان کی ان معنوں میں راہنمائی کی ہے؟ کہیں بھی کسی کتاب میں اس جامع کتاب کی نظیر نہیں ملے گی۔

میری بہنو! اور میری عزیزو! قرآن کریم۔ اس صحت مند مکمل ضابطۂ حیات نے تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی کی خاطر اس کی اخروی اور دائمی زندگی کے لئے جو آخرت کا عقیدہ پیش کیا وہ ایسا فقید المثال ہے کہ اگر وہ ہمارے سامنے نہ ہوتا تو آج ہم بلاشبہ گناہوں کے اتھاہ سمندر میں غرق ہونے اور گناہوں کی کال کوٹھڑی میں پڑے سڑ رہے ہوتے۔

اگر یہ قرآنی تصور آخرت ہمارے سامنے نہ ہوتا تو دونوں جہاں ہمارے لئے بد سے بدتر ہوتے۔ ہم کبھی بھی اپنے نفسوں کا محاسبہ نہ کر پاتے نہ نیکی کی طرف قدم مارتے۔

قرآن کریم کی بنیادی تعلیم ہی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری بھلائی کے لئے اسلام کو تمہارا دین مقرر کیا ہے۔ اسلام کے خلاف تمہارا کوئی مسلک تسلیم نہ کیا جائے گا۔ اس لئے اس کو اپناؤ۔ اس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگو اور اس کے احکام پہ چلو۔

پھر! اس کتاب نے ہمیں نیکوکار بننے کے گر سکھائے اور پھر مختلف دعائیں سکھائیں جیسے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ..... رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا۔ اور رَبَّنَا وَاغْفِرْ لَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا ..... اور پھر اسی طرح سب سے بڑی اور جامع دعا سورہ فاتحہ سکھائی اور پھر وضاحت سے تشریح کی کہ ہدایت اور بخشش اور انعام بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ملتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ سے ان انعامات الٰہیہ کے لئے اس کے حضور اعمال صالحہ بجا لاتے ہوئے اس کے احکام محکم پر عمل کرتے ہوئے اس سے التجا کرے۔

ان التجاؤں میں۔ اور ان درخواستوں میں اس کے ایمان کی حلاوت غالب ہو سوز و گداز ہو اور گریہ و زاری مسلسل ہو۔ اور اب وہ اپنے محبوب خدا سے گریہ و زاری کرنے میں اپنا دست سوال دراز کرنے میں کوتاہی کرنے والا اور تھکنے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سننے والا اور اسے قبول کرنے والا ہے

قرآن کریم کے نظریات بڑے ہی حسین اور متوازن ہیں جو اور مذہبی کتب میں نظر نہیں آتے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ اخلاقی اور قانونی تقاضوں میں توازن ہے اسی طرح دینی اور دنیاوی ضروریات زندگی میں توازن کی شان نظر آتی ہے۔ پھر! معاش اور اخلاق کو دیکھا جائے تو اس میں بھی توازن دکھائی دیتا ہے۔

پھر! روحانی اور جسمانی زندگیوں میں بھی اک طرح کا نمایاں توازن ہے اور عقل و جذبات میں بھی توازن کارفرما ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ فرد و اجتماع کے حقوق و فرائض میں بھی اک خاص توازن ہے اور مرد عورت کے باہمی معاملات میں بھی غیر معمولی توازن ہے جس کے اندر بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

آزادی و پابندی میں بھی اک نہایت لطیف قسم کا توازن ہے جسے آج کل کی پود فی زمانہ سمجھنے اور اس پر صحیح معنوں میں عمل کرنے سے تقریباً قاصر ہے۔

اور ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ غالباً توازن آزادی کا مفہوم سمجھ نہیں پا رہے اور اس آزادی کو مادر پدر آزادی کے عنوان کے تحت لا رہے ہیں اور توازن آزادی کو بے محابا استعمال کیا جا رہا ہے اور یہ اس کتاب کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

قرآن کریم نے اخلاقی، سماجی، تہذیبی زندگی کے متعلق جو بھی ہدایات دی ہیں ان تمام میں کمال کا توازن اور اعتدال ہے اور وہ انسانی فطرت کے مطابق ہے۔

اس سے وہی سعید روحیں مستفید ہو سکتی ہیں جو اس کی بنیادی تعلیم پہ مضبوطی سے عمل کرنے والی ہوں۔ جن پہ قرآن کریم کی مجوزہ اسلامی زندگی کی پوری عمارت وجود میں آتی ہے۔

اور میری محترم! قرآن کریم صرف دعاؤں کی کتاب نہیں کہ خلوص دل اور عقیدت کے ساتھ تلاوت کر کے اس کے حقوق سے بری الذمہ ہو جائے۔

نہیں یہ! وہ کتاب مقدس و اکمل کتاب ہے جو اس کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے اور ایوان حکومت سے لے کر نادار کی جھونپڑی تک کی زندگی کا کوئی شعبہ کوئی مرحلہ اس سے باہر نہیں ہے۔

نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تاریخ پر نظر دوڑائیے۔ آپؐ کی ساری زندگی اس پر شاہد ہے کہ آپؐ نے اپنی عائلی زندگی قرآن کریم کی روشنی میں گذاری۔ مخالفین سے جنگ و جدل کا زمانہ اس میں راہنمائی قرآنی تعلیم کی روشنی کے مطابق رہی۔ آپؐ کا حکومتی دور، آپؐ کا تجارتی سلسلہ یہ تمام کا تمام قرآنی احکام کے مطابق تھا جس پہ آپؐ نے کما حقہ، عمل کر کے دکھایا۔

قرآن کریم مکمل ترین دستور حیات ہے اور اللہ تعالیٰ کا نازل شدہ قطعی منشور زندگی ہے جس میں ہدایت کا ہر جامع عنوان زندہ و تابندہ ہے۔

آپ دیکھتی ہیں۔ موجودہ زندگی کا تمام نظام اس کتاب کی روشنی کا حقیقی عکس ہے۔ اس دنیاوی نظام نے تمام رولز، ریگولیشن تو بعد میں بنائے لیکن قرآن کریم ایسی۔ مکمل کتاب نے آج سے کئی سو سال پہلے ان تمام قوانین سے ہمیں روشناس کیا۔ باہمی حقوق انسانی ہیں؟ کیا عزیز داریوں میں۔ کیا پڑوسیوں اور مسافروں اور غربا و مستحقین کے حقوق ہیں۔ کیا یتامیٰ اور بیوگان و ناداروں کے حقوق ہیں؟ اور کیا عام پبلک کے حقوق ہیں اور کیا سیاسی زندگی میں۔؟

لیکن بات صرف اس قدر ہے کہ قرآن کریم کو صحیح معنوں میں پڑھا اور سمجھا جائے اور پھر اس پہ کما حقہ عمل کیا جائے تو پھر بھی اس عظیم الشان احسان کرنے والے کے اس عظیم احسان کا ہم کمزور انسان حق ادا نہیں کر سکتے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم ایسی عظیم الشان کتاب کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور اس پہ پوری طرح عمل کرنے کی توفیق دے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَفِّقْ۔

---

## زعماء/زعماء اعلیٰ/ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

ماہوار رپورٹ کارگزاری کا آپ کی طرف سے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے مگر ابھی تک بہت سی ایسی مجالس ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ جنوری کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں موصول نہیں ہوئی۔ اگر آپ نے ماہ جنوری کی رپورٹ مرکز کو ارسال نہیں کی تو براہ کرم فوری رپورٹ ارسال فرمائیں تاکہ مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہو سکے۔

جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے طول و عرض میں

# مختلف مقامات پر جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

## :- چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر :-

جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ ۲۲ جنوری کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم شہزاد احمد صاحب، مکرم رانا محمد شہباز صاحب، مکرم رانا زاہد محمود صاحب، مکرم غلام محمد حق صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم۔ آنحضورؐ کی بعثت کی غرض۔ محسن انسانیتؐ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ، آنحضرت کی سیرت طیبہ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی فدائیت

آخر میں صدر جلسہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اجتماعی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رفیق عالم قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد)

## :- علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ :-

جماعت احمدیہ علی پور گھلواں نے جلسہ سیرت النبیؐ ۱۴ جنوری ۸۳ء کو بڑے احترام اور عقیدت سے منعقد کیا۔ جلسہ کی صدارت امیر جماعت احمدیہ مقامی نے کی۔

تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پڑھ کر سنایا کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے یہ بات لازم ہو جاتی ہے کہ اس نمونہ پر جتنا ممکن ہو سکے۔ عمل بھی کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کریں اور اس کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں، عبادت، اخلاق فاضلہ توکل علی اللہ، بہادری تکالیف میں صبر اور دعا وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر جلسہ نے سیرت نبوی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی جس پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ علی پور گھلواں)

## :- قمر آباد (سندھ) :-

جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) نے جلسہ سیرت النبیؐ ۱۴ جنوری ۸۳ء کو منعقد کیا جلسہ کی صدارت مکرم مولوی عبد القدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ نے کی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر متعدد تقاریر ہوئیں۔ تقریری پروگرام میں جناب مربی سلسلہ کے علاوہ مکرم عبد الخالق صاحب منیر مکرم محمد اسد اللہ احمد صاحب اور عزیزان شفیق محمد اور عبد العزیز (اطفال) نے حصہ لیا۔

جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا اور اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق بخشے آمین۔

(کریم بخش صدر جماعت احمدیہ قمر آباد)

## :- کروندی ضلع خیر پور :-

جماعت احمدیہ کروندی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸ جنوری کو زیر صدارت مکرم لطیف احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع خیر پور منعقد ہوا۔ جلسہ میں جماعت کروندی کے علاوہ رانی پور جمال پور، گوٹھ مولوی عبد السلام اور گوٹھ غلام محمد کی جماعتوں کے احباب نے بھی شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب، مکرم رانا فاروق احمد صاحب مکرم محمد طفیل صاحب گھمن اور مکرم مختار احمد صاحب مربیان سلسلہ نے سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا جو صدر اجلاس نے کرائی۔ (محمود احمد ریاض۔ کروندی)

## :- مظفر گڑھ شہر :-

۲۱ جنوری ۸۳ء کو مسجد احمدیہ مظفر گڑھ شہر میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ منعقد ہوا جس میں شہر کی مقامی جماعت کے اکثر احباب نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مستورات کی ایک بڑی تعداد بھی جلسہ میں شریک ہوئی۔ جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اسوہ حسنہ کے متعلق مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ زعیم انصار اللہ مظفر گڑھ
" منصور احمد خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ مقامی۔
" جاوید اقبال صاحب، مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
" طاہر احمد صاحب قریشی قائد خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ
اور خاکسار عبد الرؤف لودھی۔

جلسہ کے آخر میں صدر جلسہ نے اختصار کے ساتھ مگر جامع الفاظ میں اس جلسہ کی اصل غرض اور اہمیت بیان فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

(عبد الرؤف لودھی مظفر گڑھ)

## :- میرپور خاص (سندھ) :-

جماعت احمدیہ میرپور خاص (سندھ) کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸ جنوری ۸۳ء کو زیر صدارت محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار ڈاکٹر محمد یونس نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے سلوک" کے موضوع پر اور مکرم ماسٹر حنیف احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اعظم" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدر اجلاس نے اپنی صدارتی تقریر میں اس طرف توجہ دلائی کہ اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا دنیا میں امن و سلامتی کا دور آئے اور دنیا جنت ارضی کا نمونہ پیش کر سکے۔

(ڈاکٹر محمد یونس سیکرٹری اصلاح وارشاد)

# محبت والفت سے معمور دل

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج جاپان

الفضل کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر ملی ہے کہ سلسلہ کے ایک بے لوث خادم مکرم و محترم عبد العزیز صاحب دین انگلستان میں وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ابھی چند ماہ قبل ستمبر ۱۹۸۲ء میں سپین اور لندن میں ان سے مختصر ملاقاتیں ہوئیں۔ معلوم نہ تھا کہ یہ ان سے اس دنیا میں آخری ملاقاتیں تھیں۔ ہمیشہ کی طرح مسکراتے چہرے کے ساتھ بہت ہی محبت اور گرمجوشی سے ملاقات کی۔ ہر شخص کے ساتھ ایک مخصوص عاجزانہ انداز میں پُر تپاک طریق سے ملنا محترم عبد العزیز دین صاحب کا ایک ایسا مومنانہ خاصا تھا جس کی حسین یاد ایک لمبے عرصہ تک دلوں میں زندہ و جاوید رہے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کی چلتی پھرتی تصویر تھی کہ ہنستے مسکراتے چہرہ سے ملاقات کرنا بھی ایک نیکی ہے۔ ساری زندگی مسکراہٹیں بکھیرنے کے بعد بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ دل گواہی دیتا ہے کہ جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے دلآویز مسکراہٹوں سے ان کا استقبال کیا ہوگا۔

مرحوم عبد العزیز صاحب دین ایک بے لوث خادم سلسلہ تھے جن کی زندگی بے شمار اسلامی اخلاق کی آئینہ دار تھی۔ خاموش طبع اور بے ضرر انسان تھے۔ ہر کسی کے ہمدرد اور خادم، مونس و غمگسار تھے ہر کسی کی خدمت کرتے اور اس خدمت میں ایک راحت محسوس کرتے۔ احمدی بھائیوں کی مدد کرنا تو اپنے لیے فرض سمجھتے تھے۔ ان کا انداز گفتگو دھیما اور محبت بھرا ہوتا، محبت و پیار اور ہمدردی کے جذبات سے گفتگو کرتے جو ہر سننے والے پر اثر کرتی۔ کیا ہی پیارا وجود تھا جس کا دل نفرت اور دشمنی کے جذبات سے ناآشنا تھا۔ بے لوث خدمت کی ساری راہوں پر عاجزانہ طریق سے گامزن رہے اور پیار و محبت سے بنی نوع انسان کے دل جیتتے رہے۔ خدا کرے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پیار بھری نظروں کے سایہ میں ان کا بسیرا ہو آمین۔

خلوص، محبت اور انکسار آپ کے اعلیٰ اخلاق کے تین نمایاں عنوان تھے۔ سلسلہ کے ساتھ ایسا اخلاص جو شک کی کدورت سے پوری طرح پاک اور منزہ تھا سلسلہ کے فیصلوں کا حد درجہ احترام اور سلسلہ کے لیے مومنانہ غیرت رکھنے والے غیور خادم احمدیت تھے۔ ان کے سینے میں محبت والفت سے معمور دل دھڑکتا تھا جس میں ہر کسی کے لیے محبت ہی محبت تھی۔ مبلغین سلسلہ کے ساتھ تو ان کا سلوک ایسا پیار بھرا ہوتا تھا کہ بارہا خود اپنے آپ کو دیکھ کر شرمندگی سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی علم، مومنانہ وجاہت اور پُر اثر شخصیت سے نوازا تھا لیکن اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود بہت ہی منکسر المزاج تھے۔ یہی انکسار ان کی دل موہ لینے والی شخصیت کا راز تھا۔

یہ مختصر ذکر خیر نامکمل رہے گا اگر یہاں پر محترم عزیز دین صاحب کے تبلیغی ذوق و شوق کا ذکر نہ کیا جائے۔ تبلیغ کرنے کا اتنا شوق اور جذبہ کہ گویا ان کی روح کی غذا تھی۔ تبلیغ اسلام کی تڑپ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ ہر جگہ اور ہر وقت تبلیغ اسلام کی صورت نکال لیتے۔ کسی راہ چلتے اجنبی انگریز سے کسی موضوع پر گفتگو ہوتی تو چند فقرات کے اندر اندر گفتگو کو اس حکمت عملی سے چلاتے کہ اس کا موضوع کسی تبلیغی مسئلہ پر آ رکتا۔ اور پھر موقع کی مناسبت سے اپنے دھیمے دھیمے انداز میں ایسے طریق سے گفتگو کرتے کہ سننے والا ان کی محبت بھری تبلیغی گفتگو کو سننے پر مجبور ہو جاتا۔ ان کا انداز تبلیغ بھی نرالا تھا اور تبلیغی گفتگو کرنے کا جوش اور جذبہ تو واقعی بے مثال تھا۔ وہ اگرچہ وقف زندگی کے باقاعدہ نظام میں شامل نہ تھے لیکن خدمت اور تبلیغ اسلام کے میدانوں میں وہ دیگر واقفین زندگی سے پیچھے رہنے والے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نام و نمود کی خواہش سے بہت بالا، اس بے لوث خادم اسلام کو جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام سے نوازے، ان کی ساری اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ۱۹ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منا کر رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں

مہتمم وقارِ عمل
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## معاونینِ خصوصی تحریک جدید بیرونِ پاکستان

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مندرجہ ذیل اکسٹھ افراد نے تحریک جدید کے نمایاں وعدے کر کے معاونینِ خصوصی صفِ دوم کی فہرست میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیاں کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

مکرمہ حانتہ صاحبہ، حسن محمد صاحب، اُوڈین تاج الدین صاحب، سُوآنہ عبدالشکور صاحب، عبدالشکور صاحب الیوان سوگیاوان صاحب، احمد سُوپر ڈی صاحب، نجم الدین جے۔ ڈامونگ آیو صاحب، مکرمہ مسز حمید رزاق صاحبہ احمد بشر صاحب، اُوکن رحمت ایم صاحب، مکرمہ مسز حاجی کارناسی۔ او۔ سوومبی صاحبہ، مکرمہ مسز راڈین حاجی تسلیم صاحبہ، مکرمہ مسز راڈین مریم سوچی آتی صاحبہ، آتی مارسیہ۔ ایس۔ ایچ صاحب، آنہ ڈیڈی آر صاحب۔ راڈین ہڈمیرہ قمرالدین صاحب، راڈن میجیہ عبداللہ صاحب، لیلی ساویا صاحب، راڈن اوڈین کارڈینہ دہمان صاحب، راڈن حاجی ہادی ایمان سُوڈیتا صاحب، ڈاکٹر ایس۔ اے جُوینی صاحب، ڈاکٹر ماکیہ احمد صاحب۔ ڈاکٹر نعیم احمد صاحب، ڈاکٹر یوس روسونڈی صاحب، ڈاکٹر اے ہدایت قمرالدین صاحب، ڈاکٹر احمد محمد صاحب سُونر یو بی اے صاحب، راڈن سوما صاحب، او۔ کارتا صاحب، حاجی محمد دحنان صاحب منصور، ڈی۔ وحی الدین صاحب، ویریتمو صاحب، راڈن امبون دُلتہ۔ کے صاحب، راڈن ایم مبارک احمد عثمان صاحب، عبدالعلی رسدین صاحب، عبدالمنیر صاحب، انجینئر حامد رُوس ونگسار آتما جا صاحب، کورگر پُترا۔ این سُوڈرما صاحب۔ رحمت ایچ۔ ایس صاحب، اوسپیان منصور ڈاکٹر صاحب، مبارک احمد صاحب، ڈاکٹر ڈینی نذیر صاحب ڈاکٹر ایم صالح۔ اے صاحب، عبدالباری صاحب، مکرمہ سیتی حنیفہ بیگم صاحبہ، ایما کابلا صاحبہ، سحیمی کریم صاحب، ایم اے مختار صاحب، رحمت سونڈی صاحب، حسن صاحب، اے خطاب صاحب، ایم رشید رؤف صاحب، مختار الدین صاحب، اسویر ساعر صاحب، ایم صالح صاحب، ڈاکٹر اُسنی مارپاڈنگ صاحب اُونے سونر سہر لطیف صاحب، مارہ ھانی زرالیس ایم اے۔ ایم حارث بی اے، سُوکر سونو ایم جے۔

## تیسری سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس انشاء اللہ ۲۶، ۲۷ فروری بروز ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ ہدایات اور کوائف فارم تمام لجنات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ مہربانی جس طرح ان سے مطالبہ کیا گیا ہے اسی طرح فارم مکمل کر کے بھیجیں اور جن لجنات تک کوائف فارم نہیں پہنچے وہ درج ذیل کوائف سادہ کاغذ پر مکمل کر کے بھجوا دیں۔

اسی طرح صدر لجنہ اپنے دستخط کے ساتھ اس بات کی تصدیق بھی ضرور کریں کہ تمام کھلاڑی لجنہ کی ممبر ہیں نیز کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پردہ کرتی ہو۔ گزارش ہے کہ جلد سے جلد فارم دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نام کھلاڑی، ولدیت، عمر، تعلیم، مکمل پتہ، جس کھیل میں حصہ لینا ہے کھلاڑی کے دستخط۔

## ضروری اعلان برائے مربیان، معلمین، انسپکٹران سلسلہ عالیہ احمدیہ

جملہ مربیان، معلمین، انسپکٹران کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کے متعلق اخبار الفضل میں اعلانات بھی کروا دیئے گئے ہیں آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ جس جماعت میں جائیں اس جماعت سے معلوم کر لیا کریں کہ آپ کی جماعت کا نیا سہ سالہ انتخاب عہدیداران ہو چکا ہے یا کہ نہیں اگر نہ ہوا ہو تو قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر بھجوا دیا جائے۔

نظارت ہذا آپ کے تعاون کی بے حد ممنون ہوگی۔ بوقت انتخاب اس امر کی تصدیق کی جائے کہ منتخب شدہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اس طرح ہر انتخاب کروانے والا شخص بھی یہ تصدیق کرے۔

(ناظر اعلیٰ)

## قیادت ضلع لاہور کا اجلاس عام

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۸۳ء بعد از نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے اپنا اجلاس عام منعقد کیا اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد اشرف اسحٰق صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ نے عہدیداران کو مرکز کی ہدایات پر عمل کرنے اور بروقت رپورٹس بھیجنے کی تلقین کی۔

آخر میں مکرم چودھری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور نے خطاب کیا۔ آپ نے خدام کو اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگیاں گذارنے، اپنے اوقات کو ضائع نہ کرنے، محنت کی عادت ڈالنے اور تعلیم پر زور دینے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے پس اس کی رضا کی خاطر اعمال بجا لائیں۔

اس کے بعد مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے اعلیٰ کارکردگی کے حامل حلقہ جات کے زعماء صاحبان کو انعامات تقسیم کئے۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

(مرتبہ:۔ عطاء الرحمٰن محمود۔ ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ میں

## مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوانوں اور عمر رسیدہ) کے لیے جن کے ہاں مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں۔ نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور استعداد کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو کسی وجہ سے اپنے طور پر قیام و طعام کا بندوبست نہیں کر سکتے اُن کے لیے دارالضیافت میں بھی انتظام کیا جا سکتا ہے نیز مستحق افراد کو ۲۰ روپے ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام، عمر، ولدیت، تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لیے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ کلاس کے لیے داخلہ کا عرصہ ایک سال ہے، لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیگا تو اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

## تحریک جدید کی قربانیوں کا تسلسل

یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ تحریک جدید ایک صدقہ جاریہ ہے اور اس کی قربانی کا تسلسل قائم رہنا ازبس ضروری ہے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دفتر اوّل اور دوم کے مرحوم مجاہدین کی قربانیوں کا تسلسل قائم رکھنے کی طرف جماعت کی توجہ مبذول فرمائی تھی۔ اس کے نتیجہ میں بفضلِ خدا زندہ افراد کو بھی یہ احساس ہو گیا ہے کہ وہ بھی اپنی قربانیوں کو جاری رکھیں اسی نیک اور مخلص جذبہ کے تحت مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہکوٹی حال الکریم جیولرز بازار فیصل کریم آباد کراچی نے اپنے والدین مرحومین اور جملہ افراد خاندان کی طرف سے مبلغ -/۱۸۵۵ روپیہ داخل خزانہ کروائے ہیں نیز سال نو کے لئے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ پیش کیا ہے قارئین کرام سے ان کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ۱۵/۹ حصہ وعدہ کی ادائیگی ضرور فرمائیں

وکیل صد سالہ احمدیہ
جوبلی فنڈ

## الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

## مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں ——— اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے۔

سالانہ چندہ -/۱۲۵ روپے ، خطبہ نمبر سالانہ -/۳۵ روپے

(مینجر الفضل ربوہ)

## محکمہ تعمیرات صحت عامہ

# قلیل المعیاد ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لیے زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداروں / فرموں جو کہ محکمہ ہذا سے سال رواں ۸۳-۱۹۸۲ء کے لیے اپنے ناموں کا اندراج / تجدید کروا چکے ہوں اور تجدید / اندراج فیس جمع کروا چکے ہوں۔ مورخہ ۸۳-۲-۱۹ء کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر آئٹم ریٹ / فیصد ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر اسی وقت اسی روز حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ بذریعہ تار یا ڈاک کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔ ضمانت بصورت ڈیپازٹ ریٹ کال پر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہوگا ورنہ ٹنڈر جاری نہیں ہوگا۔

دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک سے خواہشمند ٹنڈر دہندگان مورخہ ۸۳-۲-۲۲ کو مجوزہ فیس ادا کر کے (جو کہ ناقابل واپسی ہے) دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مجاز ہوں گے۔

| نمبر شمار | کام کا نام | زر تخمینہ | زر بیعانہ | تکمیل مدت کام |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | دیہی آب رسانی سکیم قائم بھروانہ ضلع جھنگ مہیا کرنا اور بچھانا پی وی سی پائپ لائن | ۲،۰۰،۰۰۰/- | ۴،۰۰۰/- | ۴ (چار) ماہ |
| ۲- | شہری آب رسانی سکیم ربوہ ضلع جھنگ مہیا کرنا اور لگانا پمپنگ مشنری | ۹۰،۰۰۰/- | ۱،۸۰۰/- | ۳ (تین) ماہ |

میاں محمد امین
مہتمم انجینئر محکمہ تعمیرات صحت عامہ قسمت جھنگ

I.P.L. 970

## دعائے مغفرت

● مکرم حاجی رشید احمد صاحب نمبردار صدر جماعت احمدیہ چک ۸۷ ش و ممبر اصلاح وارشاد کمیٹی ضلع سرگودھا کی والدہ محترمہ ۹ فروری ۱۹۸۳ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اُن کی نماز جنازہ اسی روز ۴ بجے سہ پہر محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ نے چک ۸۷ ش میں پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر و رضا سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق پانے کی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نصر اللہ خاں بھلی ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا خوشاب)

● خاکسار کے والد محترم علی بخش صاحب ولد ابراہیم صاحب ۵ فروری ۱۹۸۳ء کو صبح تین بجے بعمر ۹۰ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسی دن بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی احباب اُن کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کی دعا کریں۔

(چوہدری سراج الدین احمد محلہ فٹن کالونی۔ لاہور)

● میرے والد محترم چوہدری اختر علی صاحب عرصہ ۲ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۴ جنوری بروز سوموار میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم جماعت احمدیہ ہانڈو کو جر کے ایک مخلص اور خدائی چوہدری خدا بخش مرحوم و مغفور کے فرزند تھے نہایت ملنسار، خلیق، سلسلہ کے مہمانوں کی خدمت کرنے والے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے۔

(چوہدری ریاض احمد ہانڈو کو جر ڈاکخانہ باغبانپورہ لاہور)

## ضروری اعلان

جیسا کہ لائحہ عمل کے ذریعے اطفال مطلع ہونگے اس سال کے دوران جس طفل کے مضامین رسالہ تشحیذ الاذہان میں زیادہ شائع ہوں گے اُسے ایک انعام دیا جائے گا۔ اس لئے تمام اطفال سے گزارش ہے کہ ہر ماہ بہتر سے بہتر مضامین بھجوائیں اور یہ انعام حاصل کریں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## اعلانِ نکاح

عزیزم ملک خالد حفیظ کا نکاح ۲۱ جنوری بروز جمعۃ المبارک عزیزہ ہما خان بنت ملک حمید احمد خان آف خان ریڈیو ہال روڈ لاہور بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے قبل نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ملک عبدالحفیظ خان ۲۸ سلطان پورہ۔ لاہور ۳۹)

## ولادت

۷ فروری ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹی کے بعد تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "اعجاز احمد خان" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالقدیر خان صاحب شاہدرہ کا پوتا اور مکرم عبدالحفیظ خان صاحب ربوہ کا نواسہ ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے۔

(نثار احمد خان مربی سلسلہ مسجد احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

## امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ امتحان معیار اوّل اور دوم کے لئے تمام ممبرات لجنہ تیاری شروع کر دیں۔ دونوں امتحانات کا نصاب "لائحہ عمل" میں درج ہے ممبرات اپنی صدر صاحبہ سے مل کر معلوم کر لیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ امتحان یکم مئی کو ہوگا کیونکہ اجتماع پر کثرت رائے سے یہی فیصلہ ہوا تھا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیے

# اطفال ۲۲ فروری تا ۲۸ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں۔

سیکرٹری و قائد عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُنیا بھر میں سب سے مہنگی شادیاں

روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں دُنیا بھر میں سب سے مہنگی شادیوں کے متعلق ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کے عنوانات اور اس کا متن من وعن درج ذیل ہے:۔

عنوانات:

"سعودی عرب میں فضول خرچی کا رجحان"

"شادی کے ایک عصرانہ میں دس لاکھ ریال خرچ ہوتے ہیں"

متن:۔

دوبئی ۶ فروری۔ سعودی عرب کی شادیاں دنیا بھر کی شادیوں میں سب سے زیادہ مہنگی ہوتی ہیں۔ یہاں شادی کے ایک عصرانہ پر کم از کم آٹھ سے دس لاکھ ریال کی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ لیکن تقریب اِس قدر ہنگامہ خیز ہوتی ہے کہ اِس میں کھانا بھی نہیں کھایا جاتا دلہن کو رخصت کرتے کرتے سحر ہو جاتی ہے اور صبح کو وہ سارا کھانا پھینک دیا جاتا ہے۔ شادی کی دوسری تیاریوں پر بھی حیرت انگیز اخراجات کئے جاتے ہیں۔ شادی کی تقریب میں ہزاروں روپے کے پھول بھی سجائے جاتے ہیں جو صبح کے وقت تقریب کے بعد نذرِ آتش کر دیئے جاتے ہیں۔

فضول خرچی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر سعودی حکومت سخت بیان جاری کرنے پر مجبور ہو گئی ہے کیونکہ فضول خرچی حکومت کے لیے تشویش کا باعث بن گئی ہے۔ سعودی شاہ کو بھی لوگوں کے دکھاوے کے رجحان اور فضول خرچی پر افسوس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک اخبار نے حال ہی میں شاہ فہد کی اپیل شائع کی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ملک کے اندر اور باہر غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنا ہی روپے کا بہتر مصرف ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اپنے مالی وسائل کو روحانی اور دنیوی بہبود کے لیے وقف کرنا چاہیئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ عوام مستقبل میں دولت کے بلا ضرورت دکھاوے سے احتراز کریں گے۔ خبر کے مطابق فضول تقریبات، فضول خرچی کی تمام حدیں پار کر گئی ہیں۔ ہوٹل کے بل، خوراک اور پھولوں پر خرچ ہو جاتے ہیں۔"

(روزنامہ "امروز" لاہور بابت ۷ فروری ۱۹۸۲ء صفحہ ۶)

"الفضل" کی اشاعت میں حصہ لیجیئے (مینجر الفضل ربوہ)


حیرت انگیز ایجاد... فوری علاج

کیل — چھائیاں — داغ — دھبے

دور کرنے اور چہرہ کی صفائی کے لیے

کوئیک بیوٹی کریم

قیمتی اجزاء سے تیار شدہ فوراً اثر کرنے والی۔

تیار کردہ بیوٹی کیمیکلز انڈسٹری پاکستان

بذریعہ ڈاک آپ تک پہنچانے کا انتظام

قیمت 19/50

گفٹ سلٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ



بفضلہ تعالیٰ کینسر کا شافی علاج

طب یونانی اور جرمن ہائیڈرو پیتھی کی کتب کے سالہا سال کے مطالعہ سے کینسر کا ایک اصولی علاج معلوم ہوا ہے جو انشاء اللہ اس مرض کا شافی علاج ثابت ہوگا۔ "ضروری نوٹ" مریض جب خدا کے فضل سے صحت یاب ہو جائیگا تو معاوضہ بعد میں وصول کیا جائیگا۔

حکیم نذیر احمد مظہر ایم اے رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنر (رجسٹریشن نمبر H-17851)

مظہر کلینک احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ


# الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم

خاکسار مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی معاون ایڈیٹر الفضل اور لوکل ایجنٹ صاحب الفضل کی معیت میں ۶ جنوری کو مسجد اقبال محلہ دارالنصر غربی میں گیا۔ صدر محلہ خود تو موجود نہیں تھے لیکن مسجد میں موجود احباب میں سے گیارہ احباب نے الفضل کی خریداری منظور کی۔

۸ فروری ۸۲ء کو ہم محلہ دارالنصر شرقی گئے وہاں بھی مغرب کی نماز کے بعد احباب کو الفضل کی خریداری کی تحریک کی۔ مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب صدر محلہ نے بھرپور تعاون فرمایا۔ اور الفضل کے ۷ خریدار مہیا کیے مزید خریدار مہیا کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔

محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے گیارہ اور خریدار مہیا کیے ہیں اس سلسلہ میں مکرم بشیر احمد صاحب سیفی سیکرٹری اصلاح وارشاد محلہ نے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی کے ساتھ تعاون فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب خاکسار نے یہ رپورٹ پیش کی تو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا

جزاکم اللہ

دوسرے محلوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیں کہ ان کی مدد اور تعاون کے بغیر یہ مہم سر نہیں کی جا سکتی۔

(مینجر الفضل ربوہ)

# مجلس انصار اللہ کا امتحانی نصاب سہ ماہی اوّل ۱۳۶۲ہش / ۱۹۸۳ء

تمام زعماء و زعماء اعلیٰ مجلس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں میں تین مرکزی امتحانات منعقد ہوں گے۔ پہلا سہ ماہی امتحان ۲۳ مارچ / امان ۱۳۶۲ہش / ۱۹۸۳ء کو لیا جائے گا جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھی نصاب سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو ان مرکزی امتحانوں میں باقاعدہ شریک کیا جائے گا نصاب کی کتب "کشتی نوح" اور "بنیادی نصاب" زعماء اپنی ضرورت کے مطابق مرکزی دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جو مبلغ تین روپے فی کتاب دستیاب ہیں۔

نصاب برائے امتحان سہ ماہی اوّل ۱۹۸۳ء۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۳ ربع سوم و چہارم۔ ۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۱ تا ۵۰

۲۔ کتاب بنیادی نصاب از صفحہ ۱ تا ۶۳۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## ضرورت ہے

۱۔ اچھا کام جاننے والے۔ درمیانی عمر کے تجربہ کار لوگوں کی ضرورت ہے۔

:۔ مالی — ۲ آسامیاں۔ باورچی — ۱ آسامی

خواہشمند احباب اپنے امیر یا صدر کی وساطت سے نظارت ضیافت سے رابطہ کریں۔

(ناظر ضیافت)

# فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لیے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں کو ابھی سے وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# نواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے۔

سیکرٹری ٹورنامنٹ